✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رؤیا، کشوف اور پیشگوئیاں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡہِرُ عَلٰی غَیۡبِہٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ (الجن:27-28)

کہ وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔ بجز اپنے برگزیدہ رسول کے۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

اگر تو اس کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ہے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 649)

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رؤیا و کشوف“

مندرجہ بالا آیت سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء ہی وہ مبارک وجود ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ غیب کی خبریں عنایت فرماتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی صفتِ عالم الغیب اور علام الغیوب کے بھی مظہر اتم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بھیجے ہوئے انبیاء میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ کلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک پیش آنے والے واقعات کی خبر بھی دی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے جو غیب کا علم بصورت وحی کے پایا اُس کا ایک بڑا حصہ قرآن کریم میں ابد تک محفوظ ہے آپ کے بیان کردہ غیب کا ایک بڑا حصہ تو قرآن کریم میں محفوظ ہے اور دوسرا حصہ آپؐ کی احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ ہر پوری ہونے والی خبر اپنی ذات میں بیان کرنے والے کی سچائی کا اٹل ثبوت ہے۔ علمِ روایت کے لحاظ سے کوئی حدیث کتنی ہی کمزور ہو لیکن اگر اس کی پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے تو وہ یقیناً درست اور خدا کی طرف سے ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب کی یہ کیفیت تھی کہ تمام اہل عرب کاہنوں، نجومیوں کے جال میں گرفتار تھے۔ مشہور کاہنوں کے پاس لوگ دور دراز سے سفر کر کے آتے تھے اور ان سے مستقبل اور غیب کی باتیں دریافت کرتے تھے۔ کاہن جھوٹ موٹ کی باتیں سنا کر پورے معاشرے کو بے وقوف بناتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جب پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا تو ان کے لیے ثبوت نبوت کی سب سے بڑی دلیل غیب کی خبریں اور پیشن گوئیاں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل کے واقعات اور باتوں کو اس طرح پیش فرماتے کہ گویا کھلی آنکھوں سے دیکھ کر بتا رہے ہوں۔ جن جن باتوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی وہ سب کی سب پوری ہوئیں۔ یہ پیشن گوئیاں مختلف اوقات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف حالتوں میں صادر ہوئیں اور ان کی اطلاع مختلف صورتوں میں دی گئی۔ مثلاً کبھی نزول وحی کی صورت میں، کبھی عالم خواب میں اور کبھی قلب مبارک پر القاء کر کے۔

سامعین کرام! آج خاکسار وقت کی مناسبت سے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ کشوف اور رؤیا آپ کے سامنے بیان کرے گا۔

ایک دفعہ نماز کسوف کے دوران ہونے والے کشفی نظارہ کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مجھے بھی اس جگہ آئندہ کے وہ تمام نظارے کروائے گئے جن کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے، یہاں تک کہ جنت و دوزخ کی کیفیات بھی دکھائی گئیں۔“

اس واضح اور جلی کشف میں بعض نعمائے جنت اپنے سامنے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لینے کے لیے آگے بڑھے اور جہنم کی شدت و تمازت کا نظارہ کر کے پیچھے ہٹے۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب اذا فتلت الدابۃ فی الصلوٰۃ:1134)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ کے ساتھ شادی سے قبل تصویر دکھا کر بتایا گیا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے۔ ظاہری حالات میں ایسا ہونا بظاہر ممکن نہ تھا۔ کیونکہ آپ دونوں کی عمروں میں چالیس سال سے زیادہ کا فرق تھا۔ اس پیشگی غیبی خبر پر کامل ایمان کے باوجود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال احتیاط سے اس کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس رؤیا کا ظاہری رنگ میں پورا ہونا ہی مراد ہے تو وہ خود اس کے سامان پیدا کر دے گا۔"

(بخاری کتاب النکاح باب الابکار:4688)

بظاہر ناموافق حالات کے اللہ تعالیٰ نے اس رؤیا کو پورا فرمایا اور حضرت عائشہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں لانے کا اعزاز ملا۔

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھودتے ہوئے ایک سخت چٹان حائل ہو گئی جب صحابہ کرام اس کو توڑنے سے عاجز آ گئے اور چٹان باوجود کوشش کے نہ ٹوٹ سکی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی گئی۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ضربیں لگائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلی بار بسم اللہ کہہ کر کدال ماری تو چٹان ایک تہائی ٹوٹ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر! مجھے ملک شام کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں، خدا کی قسم میں شام کے سرخ محلات اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ کدال ماری تو دوسرا تہائی ٹکڑا ٹوٹ کر گرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر۔ فارس کی کنجیاں مجھ کو عطا ہوئیں خدا کی قسم! مدائن کے قصر ابیض کو اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ کر کدال ماری تو بقیہ چٹان بھی ٹوٹ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر! یمن کی کنجیاں مجھے عطا ہوئیں۔ خدا کی قسم! صنعاء کے دروازوں کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل امین نے مجھے خبر دی کہ میری امت ان شہروں کو فتح کرے گی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 303 دارالفکر بیروت)

تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشن گوئیاں ہو بہو پوری ہوئیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر سے ایک دن پہلے قریش کے متعدد کفار کے نام لیکر ان کی قتل گاہ کی نشاندہی کی کہ فلاں شخص اِس جگہ پر قتل ہو گا اور فلاں اِس جگہ پر قتل ہو گا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی بھی حرف بحرف ثابت ہوئی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بدر کے متعلق ایک حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ جنگِ بدر سے ایک دن پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آگاہ فرمایا کہ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فلاں شخص کل یہاں قتل کیا جائے گا ان شاء اللہ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! جو جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے قتل کی مقرر کی تھی وہ اس سے ذرہ برابر بھی اِدھر اُدھر نہ ہوا، یعنی بعینہٖ اسی جگہ پر قتل ہوا۔

(صحیح مسلم:2873)

سامعین! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گھر سے باہر لائے، پھر اسے منبر پر لے گئے اور ارشاد فرمایا "اِبْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے۔"

(صحیح بخاری حدیث:2704)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو دوسری طرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی فوج ان سے جنگ کرنے پر تیار ہو گئی لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبردار ہو گئے جس سے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کی راہ ہموار ہو گئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تھے اور مسلمان انتہائی کمزور، مظلوم و مقہور تھے۔ چنانچہ ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو پہلی قوموں کی قربانیوں کی مثالیں دے دے کر صبر کی تلقین فرماتے تھے، جب کہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے تازہ نشان بھی مسلمانوں کے لیے انشراح صدر اور مضبوطیٔ ایمان کا موجب ہوتے تھے، مثلاً معجزہ شق قمر وغیرہ۔ چاند عربوں میں حکومت کا نشان سمجھا جاتا تھا، اس کے دو ٹکڑے کر کے دکھانے میں یہ بلیغ اشارہ بھی تھا کہ قریش کی حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اور ان کی وحدتِ ملّی پارہ پارہ ہو کر رہے گی۔ سورۃ قمر، جس میں واقعہ شقِ قمر کے بارے میں ذکر ہے، اسی میں مسلمانوں کے مقابل پر کفار کے ایک بڑے گروہ کی پسپائی کا ذکر ہے، جیسے فرمایا: سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (القمر: 46) یعنی (اس روز قریش کی) جمعیت پسپا ہو گی اور یہ (اور ان کے لشکر) پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔ کمزوری کے اس زمانے میں دشمن اس پیشگوئی کو دیوانے کی ایک بڑ کہہ سکتے تھے اور اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ساحر و مجنون کا الزام لگاتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے جس شان سے ان وعدوں کو پورا فرمایا، اس پر اہلِ مکہ بھی انگشت بدنداں ہو کر رہ گئے۔ چنانچہ بظاہر نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ نے بدر کے میدان میں مسلمانوں کو حیرت انگیز فتح عطا فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنکریوں کی ایک مٹھی آندھی و طوفان بن کر کفار کو پسپا کرنے کا موجب بن گئی۔

(بخاری کتاب الجہاد باب ما قیل فی درع النبیؐ: 2699)

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور پیشگوئی کسریٰ شاہ ایران کی ہلاکت کے بارہ میں بھی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ شاہ ایران کو اسلام کی طرف دعوت دیتے ہوئے خط لکھا، شاہ ایران نے وہ خط پھاڑ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؐ کو دلی تکلیف ہوئی اور آپؐ کے دل سے اس کی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی دعا نکلی جس کے مطابق یہ جابر و ظالم بادشاہ بھی ہلاک ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی خط کو کسریٰ نے اپنی ہتک سمجھا اور یمن کے حاکم باذان کو بھجوایا کہ اس شخص کو جو حجاز میں ہے، دو مضبوط آدمی بھجوا کر گرفتار کراؤ اور اُسے میرے پاس لاؤ۔ باذان نے ایک افسر بابویہ نامی اور ایک ایرانی شخص کے ہاتھ اپنا خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارسال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں اشخاص کے ساتھ شاہ ایران کے پاس حاضر ہوں۔ بابویہ کو اس نے یہ بھی کہا کہ نبوت کے دعویدار سے جا کر خود بات کرو اور اس کے حالات سے مجھے مطلع کرو۔ یہ لوگ طائف پہنچے تو پتہ چلا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہیں دونوں قاصد مدینہ پہنچے، بابویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور بتایا کہ کسریٰ شاہ ایران نے شاہ یمن کو حکم بھجوایا ہے کہ آپ کو گرفتار کر کے اس کے پاس بھجوایا جائے۔ مجھے باذان نے بھیجا ہے کہ آپ میرے ساتھ چلیں لیکن اگر آپ میرے ساتھ چلنے سے انکاری ہیں تو آپ خود جانتے ہیں کہ اس میں آپ کی پوری قوم کی ہلاکت اور آپ کے ملک کی تباہی و بربادی ہے۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ ”اس وقت تم دونوں جاؤ، صبح آنا۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی رات اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی کہ شہنشاہ ایران کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا گیا ہے، اس نے اپنے باپ کو فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو قتل کر دیا ہے۔

اگلی صبح جب وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان دونوں سے فرمایا کہ ”میرے رب نے فلاں مہینے کی فلاں تاریخ رات کے وقت تمہارے رب کو ہلاک کر دیا ہے اور اس کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر کے اسے قتل کر دیا ہے۔“ وہ دونوں کہنے لگے: ”آپ کو پتہ ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا ہم آپ کی یہ بات شہنشاہ ایران کو لکھ دیں؟“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جلال سے فرمایا: ”ہاں! میری طرف سے اسے اطلاع کر دو اور جا کر یہ پیغام دے دو کہ میرا دین اور میرا غلبہ یقیناً تمہارے ملک پر بھی ہو گا اور اس کو کہہ دینا کہ اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہارا یہ ملک تمہارے ماتحت کر دیا جائے گا اور تمہیں تمہاری قوم پر حاکم بنا دیا جائے گا۔“

یہ دونوں جب حاکم یمن باذان کے پاس پہنچے تو اس نے کہا کہ ”یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں ہے، یہ شخص تو نبی معلوم ہوتا ہے۔ جو کچھ اس نے کہا ہے ہم اس کا انتظار کرتے ہیں۔ اگر تو یہ سچ نکلا تو یقیناً یہ خدا کا بھیجا ہوا نبی ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تو ہم اس کے بارہ میں اپنا فیصلہ کریں گے۔“ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد باذان کو نئے شہنشاہ شیرویہ کا خط آیا جس میں اس نے لکھا تھا: ”میں نے اپنے ملک ایران کے مفاد کی خاطر اپنے باپ کو قتل کر دیا ہے، کیونکہ وہ ایرانی سرداروں اور معززین کے قتل کا حکم دیتا اور ان کو قید کرتا تھا۔ اب تم میرا یہ خط پہنچتے ہی عوام سے میری اطاعت کا عہد لو اور میرے باپ نے جو خط حجاز کے ایک شخص کی گرفتاری کا لکھا تھا، کالعدم سمجھو، یہاں تک کہ میرا

دوسرا حکم تمہیں پہنچے۔ "کسریٰ کے بیٹے کا خط پڑھتے ہی باذان کہنے لگا کہ "یہ شخص تو اللہ کا رسول ہے۔" چنانچہ اس نے فوراً اسلام قبول کر لیا اور کئی ایرانی باشندے بھی جو یمن میں آباد تھے، مسلمان ہو گئے۔

(طبری، تاریخ الامم والملوک جز3 صفحہ 248، دار الفکر بیروت)

معزز سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ پیشن گوئیاں، رویا الٰہی منشاء کے مطابق کسی نہ کسی رنگ میں ضرور پوری ہوئیں اور ہمیں یقین ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وہ وعدے بھی ضرور پورے ہوں گے۔

آخری زمانہ کے بعض خوش قسمت گروہوں کا ذکر کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ فرمایا ہے، ایک وہ جو ہندوستان سے جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ہو گی۔"

(نسائی کتاب الجہاد باب غزوۃ الھند)

اس پیشگوئی کا پہلا حصہ محمد بن قاسمؒ کے سندھ فتح کرنے سے مکمل ہوا جب محمد بن قاسم نے سندھ کے لوگوں کو وہاں کے ظالم حکمرانوں سے نجات دلائی اور وہاں عدل و انصاف کی حکومت قائم کیا اور اسلام کا آغاز کیا۔ پیشن گوئی کے دوسرے حصہ کا تعلق اس آخری زمانہ سے معلوم ہوتا ہے، جس کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ

"اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ کر دکھایا، یہاں تک کہ اس کے مشرقی کنارے بھی اور مغربی کنارے بھی اور میری امت کی حکومت زمین کے ان تمام کناروں تک پہنچے گی جو مجھے سمیٹ کر دکھائے گئے تھے اور مجھے دو خزانے دیے گئے، ایک سرخ خزانہ (یعنی سونے کا) اور ایک سفید خزانہ (یعنی چاندی کا)"۔

(مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب ھَلاکُ ھذہ الامۃ بعضھم ببعض:5144)

آخری زمانہ کے بارے کی علامات کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ اسی طرح نصاریٰ کا حال ہوا اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کون سا ہے فرمایا وہ فرقہ جو میرے اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل پیرا ہو گا۔

(ترمذی ابواب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ حدیث نمبر 2564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے تب اللہ تعالیٰ مہدی کو ظاہر ہونے کا ارشاد فرمائے گا اس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ بخشے گا اور اس کی تجدید کرے گا۔

(ینابیع المودہ جلد 3 صفحہ 100 شیخ سلیمان۔ طبع دوم مطبع عرفان بیروت)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو لوگوں کے اختلاف اور زلازل کے وقت آئے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر 10898)

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کی علامات میں موعود امام کی بشارت بھی بیان فرمائی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ پر سورت جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کی تلاوت فرمائی تو میں نے سوال کیا کہ اے خدا کے رسول! یہ کون لوگ ہیں۔ آپؐ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ میں نے دو تین مرتبہ یہ بات پوچھی۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں ہمارے درمیان سلمان فارسی موجود تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا ستارہ کی بلندی تک بھی چلا گیا تو ان لوگوں یعنی قوم سلمان میں سے کچھ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔

(صحیح البخاری کتاب التفسیر سورت الجمعہ و آخرین منھم حدیث نمبر 4897)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم پیشن گوئیوں میں سے ایک خلافت علیٰ منہاج النبوت کے قیام کی پیش گوئی بھی تھی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اندر نبوت موجود رہے گی جب تک خدا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت ہوگی جب تک خدا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ یہ نعمت بھی اٹھالے گا پھر ایک طاقتور اور مضبوط بادشاہت کا دور آئے گا جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گا پھر اسے بھی اٹھالے گا اور ظالم وجابر حکومت کا زمانہ آئے گا پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی۔

(مسند احمد حدیث 17680)

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے دکھایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق سے شرقی جانب اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے سفید منارہ سے نکلیں گے...وہ اس حال میں چلیں گے کہ ان پر سکینت طاری ہوگی اور زمین ان کے لیے سمیٹی جائے گی...اور جو اس وقت عیسیٰ ابن مریم کا دامن پکڑے گا لوگوں میں بڑی مرتبت والا ہوگا۔

(کنزالعمال کتاب القیامہ ذکر یاجوج ماجوج قسم الافعال حدیث نمبر 39725)

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا قادیان میں ہونا بھی اس پیش گوئی پر پورا اترتا ہے کیونکہ قادیان دمشق کے عین مشرق میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ پیش گوئی بھی پوری اترتی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ اتریں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ صلیب کو مٹائیں گے۔ ان کی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی وہ مال دیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا۔ خراج ختم کریں گے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 7562)

سامعین! ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مسیح موعود کے ماننے کی توفیق دی جس کی آمد کا اعلان ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیش خبریوں میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے اعمال بھی بجالانے کی توفیق دے کہ ہم حقیقی طور پر مسیح موعود کی جماعت کہلا سکیں کیونکہ اسی صورت میں ہم صحابہ کی جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)